جمعرات
۲۲۔ دسمبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۸۷ | جمعرات ۱۸ رجب ۱۴۱۵ھ ' ۲۲ فتح ۱۳۷۳ ہش ' ۲۲ دسمبر ۱۹۹۴ء

دعا کیلئے اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے

یاد رکھو کہ دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خواب ہر ایک انسان کو عمر بھر میں کبھی مبشر اور کبھی وحشت ناک ضرور آتے ہیں مگر وہی قضا مبرم اور فیصلہ کن نہیں ہوا کرتی۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ قضا کبھی ٹل بھی جایا کرتی ہے۔ خواب کے حالات خواہ مبشر ہوں یا منذر۔ دونوں صورتوں میں قضاء معلق کے رنگ میں ہوا کرتے ہیں۔ ان کے نتائج کے بر لانے یا روکنے کے واسطے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرے کہ اگر یہ امر میرے واسطے مفید اور تیری رضا کے بموجب ہے تو تو اسے جیسا مجھے خواب میں مبشر دکھایا ہے ایسا ہی بشارت آمیز صورت میں پورا کر۔ ورنہ منذر ہے تو اس کی خوفناک صورت سے اپنے آپ کو حفاظت میں رکھنے کے لئے بھی استغفار اور توبہ کرتا ہے۔

اہل علم خوب جانتے ہیں کہ قضا ٹل جایا کرتی ہے اس لئے انسان پوری تضرع، خشوع و خضوع اور حضور قلب سے اور سچی عاجزی، فروتنی اور درد دل سے اس سے دعا کرے۔ خواب میں دیکھے ہوئے حالات کے متعلق خواہ وہ کسی رنگ میں ہوں۔ دونوں صورتوں میں دعا کی ضرورت ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۴۱)

خدا کی ہر صفت کا مظہر بننے کی دل میں خواہش ہونی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ کی ذات تو غنی ہے اسے تو تمہاری احتیاج نہیں ہے تمہیں اس کی احتیاج ہے۔ اگر تم اس احتیاج کا احساس نہ رکھتے ہو' اگر تم دنیا میں عزت کے لئے اس سے عزت حاصل کرنے کی خواہش نہ رکھتے ہو' اگر تم اپنے بوٹ کے تسمہ کے حصول کے لئے خود کو طاقت ور اور اپنی طاقت اور مال کی طاقت کو کافی سمجھتے ہو' تو تم مارے گئے تم ہلاک ہو گئے (-) اگر تم دعا کے ذریعہ سے اس غنی کے دروازے کو نہیں کھٹکھٹاؤ گے (جسے تمہاری احتیاج نہیں جس کی تمہیں ہر آن احتیاج ہے) تو مارے جاؤ گے۔ پس بے پرواہ نہیں ہونا چاہئے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ جس طرح اسے جو ہمارا محبوب اور پیارا آقا ہے نیند نہیں آتی اور اونگھ نہیں آتی' اسی طرح تم بھی جس حد تک تمہیں خدا نے طاقت اور توفیق دی ہے بیدار رہنے کی کوشش کرو تاکہ تم خواہ چھوٹے سے پیمانہ پر ہی سہی' اس کی اس صفت کے (جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ نہ اسے نیند آتی ہے نہ اونگھ آتی ہے۔) اپنی استعداد کے مطابق اپنی طاقت کے لحاظ سے مظہر بنو۔ یہ درست ہے' لیکن تمہارے دل میں یہ بڑی شدید خواہش ہونی چاہئے کہ اس کی ہر صفت کا ہم نے مظہر بننا ہے۔ اور اس صفت کا بھی ہم

باقی صفحہ ۷ پر

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نبی احمد صاحب (وفات یافتہ) چیئرمین ماڈرن موٹرز پرائیویٹ لمیٹڈ مورخہ ۹۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کی صبح آغا خاں ہسپتال کراچی میں انتقال فرما گئیں۔ آپ پر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو نماز ظہر ادا کرتے ہوئے Brain Hamerage کا حملہ ہوا اور آپ کو بے ہوشی کی حالت میں آغا خاں ہسپتال میں داخل کیا گیا۔

ان کی نماز جنازہ مکرم احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے پڑھائی۔ چونکہ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اس لئے ان کا تابوت بہشتی مقبرہ تدفین کے لئے ربوہ بذریعہ ہوائی جہاز براستہ لاہور لے جایا گیا۔ لاہور میں مکرم چوہدری امین احمد صاحب کی رہائش گاہ واقع گلبرگ میں صبح ساڑھے سات بجے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اس کے بعد ربوہ میں ۹۴-۱۲-۱۰ بعد نماز ظہر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کے علاوہ بیرون ربوہ سے آئے ہوئے احباب نے بھی شرکت کی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ولادت

○ مکرمہ سعدیہ صاحبہ اور مکرم ملک طارق احمد صاحب کھوکھر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ملک عمر علی صاحب کھوکھر آف ملتان کا پوتا اور محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی صحت و تندرستی درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کیلئے ایثار ضروری شئے ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۲- فتح ۱۳۷۳ ہش ۲۲- دسمبر ۱۹۹۴ء

ہر کام کی شرائط مکمل کریں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرے۔ جیسے ایک انسان ایک دوربین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال نماز اور دعا کا ہے۔ اسی طرح ہر ایک کام کی شرط ہے۔ جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے۔ مگر وہ پئے نہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا یا اگر اس میں سے ایک دو قطرہ پئے تو کیا ہوگا۔؟ پوری مقدار پینے ہی سے فائدہ ہوگا۔ غرضیکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا تعالیٰ نے ایک حد مقرر کی ہے۔ جب وہ اس حد تک پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہنچیں تو وہ اچھے نہیں کہلاتے اور نہ ان میں برکت ہوتی ہے"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے اس ارشاد میں پہلے تو اشارہ دعا کی قبولیت کی طرف فرمایا ہے اور اس کے لئے سب سے بڑی شرط یہ بیان کی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اس میں بالکل مطیع کے الفاظ قابل غور ہیں۔ کبھی اطاعت کر لینا اور کبھی اس سے گریز کرنا حقیقی اطاعت نہیں ہے۔ نہ ایسے شخص کو بالکل مطیع کہا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کی پابندی کی جائے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے صرف ایسی باتیں اور ایسے کام کئے جائیں جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہوں۔

ہر وہ شخص جو ایسا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ لیکن دعا کی قبولیت کے لئے بھی حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ مقررہ شرائط کامل طور پر ادا کرنے ہی سے دعا قبول ہو سکتی ہے۔ بعض دعائیں تو یقیناً ایسی ہیں کہ ان کے کرنے کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر ایسی دعاؤں کے متعلق انسان یہ سمجھے کہ دعا کی تھی اور قبول نہیں ہوئی تو یہ اس کی غلطی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے خلاف کچھ نہیں کرتا۔ اگر کوئی ایک میت پر کھڑا ہو کر یہ دعا کرے کہ اے خدا اسے زندگی بخش تو یہ بات چونکہ سنت اللہ کے خلاف ہے اس لئے یہ دعا ہرگز قبول نہ ہوگی۔

شرائط پوری کرنے کے سلسلے میں حضرت صاحب نے دوربین کی مثال دی ہے۔ دوربین کی مثال سے آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ جب تک وہ اور آنکھ دونوں ایک خاص فاصلے پر نہ ہوں اور دوربین کو بھی اسی سمت نہ لگایا جائے جہاں کی چیز دیکھنا مقصود ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ دعا کے اس اصول کا ذکر فرمانے کے بعد حضرت صاحب نے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرنا ہر کام کے لئے شرط قرار دے دیا ہے۔ کھانے پینے کا ذکر فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ جب تک اس مقدار میں پانی نہ پیا جائے جس سے پیاس بجھ سکتی ہو پانی پینے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ مثلاً پانی موجود ہے پیاس لگی ہوئی ہے اور ہم صرف ایک دو قطرے پی کر سمجھتے ہیں کہ پیاس بجھی کیوں نہیں۔ چونکہ ہم نے شرط پوری نہیں کی اس لئے پیاس بھی نہیں بجھی۔

اگر ہم اس بات کو اپنی ساری زندگی پر حاوی کر لیں تو یقیناً ہر قدم پر کامیابی ہمارا خیر مقدم کرے گی۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں ہر ایک کام کے واسطے خدا تعالیٰ نے ایک حد مقرر کی ہے۔ جب تک ہم اس حد تک نہ پہنچیں یہ بات واضح ہے کہ نتیجہ تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔ اور جب ہم کسی کام کی مقررہ حد تک پہنچ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا کر دیتا ہے۔ اور اس برکت کے نتیجہ میں ہمارا کام سرانجام پا جاتا ہے اور اس کا نتیجہ بھی تسلی بخش ہوتا ہے۔ اسی بات کی تلقین کرنے کے لئے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جو کام اس حد تک نہ پہنچیں وہ اچھے نہیں کہلاتے۔ اور نہ ان میں برکت ہوتی ہے۔ یعنی ان کا نتیجہ کبھی تسلی بخش نہیں ہوتا۔ پس حضرت صاحب کا یہ ارشاد صرف دعا ہی کے لئے نہیں بلکہ زندگی کے ہر کام کے لئے یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ ہمیں ہر کام کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس کی ایک حد مقرر ہے اور ہمیں اس حد تک پہنچنا ہے۔ صرف اسی صورت میں ہمارے کاموں کے نتائج بابرکت ہو سکتے ہیں اور ہمارے لئے تسلی بخش۔

جھوٹ پر واہ واہ کرتے ہو
سُوءِ ظن کا گناہ کرتے ہو
آگ میں اپنی جل رہے ہو تم
میری جانب نگاہ کرتے ہو

ابو الاقبال

پسندِ خاطرِ آقا ہے شاعری میری
بہت عزیز ہے اب مجھ کو زندگی میری

کسی کے فیضِ نظر نے دیا یہ اوج و شرف
ہے رشکِ اوجِ ثریّا...... سخنوری میری

نگاہِ لُطف و کرم کا یہ اِک کرشمہ ہے
وگر نہ کیا ہوں مَیں، اور کیا ہے شاعری میری

ہے سب رضائے الٰہی پہ منحصر ورنہ
خودی ہے بس میں مرے اور نہ بیخودی میری

کسی کے دَرپہ مَیں دھونی رمائے بیٹھا ہوں
شہنشہی سے فزوں ہے قلندری میری

خُدا کی حمد و ثنا ہر گھڑی ہے وردِ زباں
اُسی کے نُور سے تاباں ہے زندگی میری

دیئے محبتِ حق کے جلا رہا ہوں میں
کہاں کہاں نہیں پہنچی یہ روشنی میری

خُدا نمائی کے پیکر میں ڈھل گئی آخر
بنی ہے نُورِ سعادت خود آگہی میری

کسی کے سامنے دستِ طلب دراز ہو کیوں
بدل گئی ہے توکّل میں بے زری میری

مَیں قیسِ وقت ہوں، انسانیت کا دیوانہ
فقط ہے لیلیٰ مقصد سے دوستی میری

جلا کے دیکھ لو، پھیلے گی ہر طرف خوشبو
ہے میری ذات میں پوشیدہ عنبری میری

خدا نے مجھ کو عطا کی ہے فقر کی دولت
بڑے سکون سے کٹتی ہے زندگی میری

پسند آتی ہیں مولا کو عجز کی راہیں
غرورِ نفس پہ خنداں ہے عاجزی میری

ہے مجھ پہ پیرِ طریقت کا فیضِ خاص سلیم
اُبھر سکی نہ مرے دل میں آذری میری

سلیم شاہجہانپوری

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۵۱

ہیپر سلف بلغم کا تھوڑا حصہ نکالنا، گلے میں پھانس، غدودوں کا سوجنا، کان، آنکھوں، لُو سے بچنے کا علاج

اینٹی بائیوٹک ادویہ کے غلط استعمال سے کئی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں ہومیو پیتھی کلاس مورخہ ۱۲- دسمبر ۱۹۹۴ء

کو فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۵۱

لندن: ۱۲- دسمبر ۱۹۹۴ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی کلاس میں ہومیو دوا ہیپر سلف پڑھائی اور اس کے دوران زیر بحث آنے والی دیگر متعلقہ ادویات کا ذکر فرمایا۔

ہیپر سلف HEPAR SULPH یہ روزمرہ کام کی دوا ہے۔ جہاں سلیشیا کام چھوڑ دے یا بعض دفعہ سلیشیا دینا مناسب نہ ہو وہاں ہیپر سلف دی جاتی ہے روزمرہ گلے کی خرابیوں میں ہیپر سلف اس وقت مفید ہے جب بلغم کا تھوڑا سا حصہ چپکا رہے اور اسے اپنی جگہ سے نکالنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے گلے میں خارش ہوتی ہے اور خشک سی کھانسی ہوتی ہے۔ اس کی ایک اور علامت گلے میں پھانس کا سا احساس ہے جسے نکالنے کی کوشش میں کھانسی آتی ہے۔ فی الحقیقت اگر کوئی چیز پھنسی ہو تو اس کو نکالنے کے لئے سلیشیا لاجواب دوا ہے۔ جلدی اور لاجواب اثر کرتی ہے۔ اگر مرکری کی علامات ہوں تو مرکری سے پہلے ہیپر سلف اور بعد میں مرکری دی جاتی ہے۔ اکثر صورتوں میں ہیپر سلف ہی کام کر جاتی ہے۔ ہیپر سلف کی ایک اور علامت بھی لکھی گئی ہے۔ اگرچہ ہمارا اس میں تجربہ نہیں۔ ایک دم یہ خواہش اٹھتی ہے کہ بہترین دوست کو بھی قتل کر دیں۔ یہ پاگل پن کے مریض کی بات نہیں بلکہ نارمل مریض کی بات ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میرے علم میں ایسا کوئی کیس نہیں آیا۔

اس میں غدودوں (گلینڈز) کا سوجنا۔ اور سخت ہو جانا ہے۔ یہ بہت سی دواؤں میں ہے۔ کلکیریا کی ادویہ میں اور کاربن کی ادویہ میں ہے۔ ہیپر سلف میں بھی گلینڈز کا سوجنا اور سوجن کا ٹھہر جانا۔ اگر مستقل سوجن ٹھہر جائے تو اس کا یہ علاج ہے۔ پس اگر پیپ بن جائے تو ہیپر سلف اور کلکیریا کارب اس کا علاج ہے۔ گہرے پھوڑوں میں کلکیریا کارب کو اچھی طرح یاد رکھیں۔

حضرت صاحب نے ایک خاتون سے پوچھا کہ آپ کے بچے نے ناخن کھانے کی عادت چھوڑی یا نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے چھوڑ دی تھی اب دوبارہ شروع کر دی ہے۔ اس میں نیٹرم میور دیں۔ اگر فرق نہ پڑے تو ہیپر سلف دیں۔ ناخنوں کے کنارے سے گوشت اکھڑتا ہو اور بے چینی پیدا کرتا ہو تو ہیپر سلف مفید ہے۔ بعض دفعہ ناخن میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ پورا ناخن اکھڑ جاتا ہے۔ پھر نیا آ جاتا ہے۔ اس کی مستقل دوا ہیپر سلف ہے۔ اگر ناخن میں سیاہی ہو اور خطرناک صورت میں گہرا رنگ ہو۔ جلد کا حلیہ بگڑا ہو۔ ناخن بگڑا ہو تو اس میں سورائینم ضروری ہے پھر کوئی دوسری دوا استعمال کریں۔ انٹی مونیم کروڈ میں بھی ناخن کی خرابی ہے۔

موہکے WARTS اس میں عام طور پر تھوجا کاسٹیکم اور میڈورنیم دی جاتی ہے۔ بعض ڈاکٹروں نے بتایا کہ انہوں نے اکیلی تھوجا۔ اور اکیلی میڈورنیم دی تو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ پھر دونوں کو ملا کر دیا تو فائدہ ہوا۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں بھی دونوں کو ملا کر دیتا ہوں۔ لیکن اکیلی تھوجا سے جتنا کہا جاتا ہے اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے کہ باریک یا نرم ہو تو تھوجا اور کاسٹیکم سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس میں ضد ہو تو میڈورنیم کی دوا ہے موہکے اگر پھٹ جائیں۔ خون بہنے لگے تو ہیپر سلف اس کی دوا ہے۔ لیکن اگر اس میں سنگل کریک ہوں یا گوبھی کی طرح کھلے کھلے ہو جائیں۔ بد شکل ہوں۔ کئی قسم کے کریک ہوں تو اس کی دوا نائٹرک ایسڈ ہے۔

گھوڑے کی دم کے بال سے باندھنے سے موہکے جھڑ جاتے ہیں مگر پھر ہو جاتے ہیں۔ یہ مستقل علاج نہیں ہے۔ بعض بچوں کو نہلایا دھلایا بھی جائے تو میلے میلے سے نظر آتے ہیں۔ ہیپر سلف اس کا علاج ہے۔ اس سے جلد صاف ستھری ہو جاتی ہے۔ چہرے پر جو میل سی نظر آتی ہے وہ مٹ جاتی ہے۔

نزلے میں ایسی صورت میں جب چھینکیں آئیں۔ ناک کے اندر یا گلے کے اندر چمٹا ہوا مادہ ہو نہ ہٹے۔ یہ کیفیت کبھی کبھی چھینکوں میں تبدیل ہو جائے۔ اس کی چھینکوں کا سردی سے تعلق ہے۔

اگر سردی سے گرم کمرے میں آنے سے چھینکیں آئیں تو اس کی دوا پلسٹیلا ہے۔ اگر گرمی سے سردی میں داخل ہونے سے چھینکیں آئیں تو سیباڈیلا۔ سلیشیا یا نیٹرم میور۔ سونے میں ہاتھ بھی باہر آ جائے اور باہر کا ماحول ٹھنڈا ہو یعنی کسی عضو کو ٹھنڈ لگے تو یہ ہیپر سلف کی خاص علامت ہے۔

کان کی بیماریاں کان کی بیماریوں میں حضرت صاحب نے فرمایا میں نے چار عمومی دوائیں بتائی تھیں۔ کیموملا، پلسٹیلا، بیلاڈونا اور ایلیئم سیپا میں اگر نزلہ آنکھوں پر پڑے تو یہ یوفریزیا کی پہچان ہے۔ اگر کان پر پڑے تو ایلیئم سیپا کی۔ یہ چھینکوں کا بھی علاج ہے۔ اس کی چھینکوں کا کرانک ایلومینیا ہے۔ ایلیئم سیپا کا موسم خزاں اور سیباڈیلا کا موسم بہار ہے۔

چھینکوں کی بیماری Hay Fever میں بہار کے موسم میں سیباڈیلا اور اس کا کمبینیشن لیکسز کے ساتھ ہے۔ اکثر ایک ہزار میں ایک ہی خوراک کافی ہوتی ہے۔ میں نے ایک کیس میں جس میں کرانک Hay Fever تھا لیکسز کی ایک ہی ۱۰۰۰ کی خوراک دی جس نے بیماری کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔ اس کا Acute سیباڈیلا ہے۔

بہار کے موسم میں Hay Fever کی چھینکوں کی دوا میں نیٹرم میور بھی ہے۔ یہ لیکسز کا انٹی ڈوٹ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کا انٹی ڈوٹ ہیں۔ لیکسز Hay Fever کا کرانک ہے۔

ایلیئم سیپا کی اسی قسم کی علامات ہیں مگر خزاں کے موسم میں ایلیئم سیپا کا کرانک ایلومینیا ۲۰۰ یا ۱۰۰۰

حضرت صاحب نے فرمایا بعض اوقات مختلف دواؤں کے نسخے بنا کر رکھنے پڑتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک وقت میں کئی کئی مریض آ جاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے اپنے وقف جدید کے دور کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا بعض دفعہ ایک ایک دن میں ۱۰۰۔۱۰۰ مریض آ جاتے تھے اور بعض دفعہ تو ہم نے یہ بھی نوٹ کیا کہ ہمارے پاس ایک وقت میں ہسپتال سے زیادہ مریض آ جاتے تھے۔ اس لئے ہر مریض پر پورا وقت دینے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ یہ نسخے بدلتے رہتے ہیں۔ اس کے متبادل نسخے بھی ہوتے ہیں۔

ہنگامی دوائیں پاس رکھیں حضرت صاحب نے فرمایا ان کے علاوہ ہر وقت ہنگامی دوائیں پاس رکھیں۔ تو روزمرہ کی تکلیف میں وقت بے وقت کبھی ڈاکٹر کو بلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ نہ کسی خرچ کی ضرورت ہو گی۔ حضرت صاحب نے بیان فرمایا چند دن قبل میری بیٹی طوبیٰ کے رات کو چار بجے پیٹ میں سخت درد اٹھا۔ میں نے اسے تین دوائیں ملا کر دیں۔ اور کہا کہ کچھ دیر آرام کرو پھر دس منٹ کے بعد دوسری خوراک دی۔ کل پندرہ منٹ میں ہنستی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی کہ اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ نہ کوئی ایمبولینس بلانے کی ضرورت پڑی نہ کوئی ٹیسٹ کروانا پڑا۔ کوئی ضرورت نہ رہی۔

اینٹی بائیوٹک ادویہ کے مضر اثرات حضرت صاحب نے فرمایا کہ اینٹی بائیوٹک دواؤں کا جہاں تک تعلق ہے۔ آغاز سے اب تک مجھے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ مریض کو اینٹی بائیوٹک ادویہ کے سپرد کرنے کی ضرورت پیش آئی ہو۔ جو نظام اینٹی بائیوٹک ادویہ سے آزاد کر دے اس کو ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ اس کو استعمال کرنے والے ڈاکٹر بھی اس کے مضر اثرات سے آگاہ ہیں۔ کئی بیماریاں جو آجکل عام ہوتی جا رہی ہیں یہ اینٹی بائیوٹک ادویہ کے غلط استعمال سے عام ہوتی جا رہی ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ بعض شکاری جن کا نشانہ اچھا نہ ہو اور وہ کسی درندے مثلاً شیر یا ہاتھی کو زخمی کر کے چھوڑ دیں تو وہ پھر انتقام لیتا ہے۔ بیماریاں بھی انتقام لیتی ہیں۔ جب زخمی ہو کر باقی رہ جائیں تو نئی نئی بیماریاں شروع کر دیتی ہیں۔ وائرس اپنے ارتقاء میں سب سے تیز ہے۔ کوئی اور چیز اتنی تیزی سے شکلیں بدلتی نظر نہیں آتی جتنی وائرس ہے۔

اس کا کوئی علاج نہیں ملتا۔

وائرس بیماریوں کے جو نوزوڈز ہومیو پیتھک ادویہ کے بنائے گئے ہیں یہ وائرس پر بھی موثر ہیں۔ یہ وائرس کو بے طاقت بھی کر دیتا ہے اور مار بھی دیتا ہے۔ جبکہ اینٹی بائیوٹک ادویہ میں ایک کے بعد دوسری دوا دینا پڑتی ہے کیونکہ پہلی دوا اپنا اثر کھو چکی ہوتی ہے۔ وائرس اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ وائرس کی بیماریاں اپنا ۵ تا ۷ دن کا پیریئڈ رکھتی ہیں۔ ہومیو پیتھک ادویہ ان کا یہ سرکل پورا نہیں ہونے دیتیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اسے نے وائرس کو مار دیا ہے۔

ایلومینم ان چیزوں میں متفرق زیادہ گہری اور دیرپا اثر والی دوا ہے۔ دواؤں کا Base سمجھنا چاہئے۔ پھر اس کی جو شکل ہو اس کے مطابق Base کو سمجھ کر اس کا استعمال کریں۔ اپنی ذہنی Logic (منطق) سے اس پر غور کر کے اس کا استعمال ڈھونڈیں تو آپ کو ایسے علاج ملیں گے جو عام کتب میں بھی نہیں ملتے۔ اس طریقے سے احمدی ہومیو پیتھوں کو ہومیو پیتھی کے طریقے میں نیا انقلابی طریقہ علاج میسر آجائے گا۔

لو سے بچنے کا علاج حضرت صاحب نے فرمایا میں نے ایک مریض کے سر درد کا بہت علاج کیا آخر اس کو ایک کمبینیشن لو لگنے کا دیا۔ یہ کمبینیشن میں نے ربوہ میں بہت استعمال کیا۔ لو میں گھر سے نکلنے سے پہلے اس کی ایک خوراک کھالیں تو لو سے محفوظ رہا جا سکتا ہے یہ ہے گلونائین۔ نیٹرم میور اور جیلسیمیم یا آرسنک بدل بدل کر جو سر درد گرمی کے اثر سے ہو اور لمبا ٹھہر جائے اس میں نیٹرم میور کام کرتی ہے۔ مگر یہ میرے تجربے میں نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے جو کمبینیشن بنایا ہے یہ بڑا کام کرتا ہے۔ ایک مریض کو پرانا سر درد تھا جس کا کوئی علاج برطانیہ کے علاوہ اس کے اپنے ملک میں نہیں تھا۔ اس کو ویزا ہی اس وجہ سے ملا تھا کہ اس کے مرض کا اس کے اپنے ملک میں علاج نہیں تھا۔ اس پر میں نے یہ علاج یعنی یہ کمبینیشن استعمال کیا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا جب اس نے بتایا کہ سر درد ٹھیک ہو گیا ہے۔ لیکن چھ ماہ کے بعد یہ پھر دوبارہ ہو گیا۔ لیکن اب میں نے اس مریض کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ یہ سر درد اس کو اس وقت ہوا تھا جب اسے امیگریشن کا نوٹس آیا کہ اب یہ ملک چھوڑ دو۔!!

آرنیکا کا دلچسپ تجربہ حضرت صاحب نے ایک خاتون کا کامیاب تجربہ بیان فرمایا جس نے آرنیکا پر ایک دلچسپ تجربہ کیا۔ اس کا نام گل خالد ہے۔ اس نے خط میں بتایا کہ ان کی بچی کو سر درد سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ اس کو ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ اگر خون گاڑھا ہو جائے تو اس قسم کا سر درد ہو سکتا ہے۔ اس عورت نے میرے لیکچر میں سنا کہ آرنیکا خون کے گاڑھا ہونے کا علاج ہے۔ اس نے اپنی بچی کو آرنیکا دی تو وہ ٹھیک ہو گئی۔ اس کی ایک اور علامت بھی ہوتی ہے کہ خون گاڑھا ہو تو آنکھوں کے سامنے دھندلا پن اور لہریا سے آنے لگتے ہیں۔ اس بچی میں یہ علامت بھی تھی۔ آرنیکا دینے سے پھر دوبارہ یہ سر درد نہ ہوا۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہومیو پیتھی کی نئی نسل بڑی ذہین ہے اور مجھے بھی فائدہ دے رہی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اصل دوائی پڑھاتے ہوئے جو ساتھ دوسری باتیں بیچ میں آجاتی ہیں وہ اصل دوا کو لیٹ کر دیتی ہیں لیکن اس سے بڑا فائدہ بھی ہوتا ہے پچھلی مجلس میں میں نے کینسر کے بادے میں بعض نظریات پیش کئے تھے تو کئی ڈاکٹروں نے مجھے بتایا ہے کہ ہمارے لئے کینسر کی یہ بحث مفید رہی ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے مجھے ایک ماہر ڈاکٹر کی کتاب کا ایک اقتباس بھی بھجوایا ہے جس میں وہی باتیں لکھی گئی تھیں جن کو میں نے بطور نظریہ پیش کیا تھا۔

آنکھوں کا علاج آنکھوں کے علاج میں مستقل گہری بیماریاں ہوتی ہیں۔ چٹا پڑ جانا جسے پھولا کہتے ہیں۔ اس قسم کی بیماریوں کا علاج بڑا مشکل ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اندر Opague ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج نہیں ملا۔ لیکن ٹرائی کرنا چاہئے کیسٹریکٹ (موتیا) عام بیماری ہے۔ بہت ایڈوانسڈ کیسز میں بھی ایک ماہ میں شفا حاصل ہو گئی۔ لیکن اس میں ایک احتیاط کرنی چاہئے اگر کیسٹریکٹ پکنے کے قریب ہو تو اس کا علاج اس وقت نہیں کرنا چاہئے۔ اس وقت علاج سے بیماری رک جائے گی نہ درست ہو گی اور نہ کیسٹریکٹ پکے گا۔ لیکن اگر Liquid حالت میں ہو تو ہومیو پیتھک علاج بہت مفید ہو گا۔ ۹۰ سال کی عمر کے مریض کو بھی اونچی طاقت میں زنکم سلف CM میں دینے سے شفا حاصل ہو گئی۔ اس کے علاوہ کلکیریا فلور، سلیشیا۔ اور کلکیریا کارب دینی پڑتی ہے۔ لیکن زیادہ انحصار جس دوا پر کیا جائے وہ زنکم سلف ہے۔ سلفر کو آنکھ سے خاص تعلق ہے۔

اسی طرح ہیپر سلف کو آنکھ کی روزمرہ بیماریوں سے تعلق ہے۔ اگر نزلاتی ہو۔ آنکھ میں سرخی ہو۔ تو یوفریزیا یاد آنی چاہئے۔ اگر مستقل سرخی آنکھ کا حصہ بن جائے اس میں Violence نظر آئے۔ خطرہ ہو کہ آنکھ گل جائے گی تو اس میں ایس کولس موثر ہے۔ جس کو آنکھ کی بواسیر بھی کہتے ہیں۔

ہیپر سلف روزمرہ آنکھ کی خرابی۔ تکلیف۔ چیک جاتی ہوں۔ تو ہیپر سلف بہت اچھی روٹین کی دوا ہے۔ جسے آنکھیں دکھنا کہتے ہیں اس میں مفید ہے۔

کینٹ تو کہتا ہے کہ ہیپر سلف آنکھ کے سپیشلسٹ کی بہت بری دوا ہے۔ یعنی یہ اس سے اس کے مریض چھین لیتی ہے۔ کینٹ کی بات اہم ہوتی ہے۔

آنکھ کی روزمرہ کی بیماریوں میں بیلاڈونا۔ آرسنک ہیپر سلف یا اپی کاک۔

حضرت صاحب نے بیان فرمایا ایک ایسا مریض جس کو ۱۰۔ ۱۲ ماہ سے کھانسی تھی۔ ڈاکٹر پریشان ہو گئے تھے۔ ان کو میں نے یہی نسخہ دیا۔ مگر ہیپر سلف کے علاوہ ایک خوراک ڈروسرا Drosera کی دی۔ تین دن میں شفا ہو گئی۔ ڈروسرا Spasm یعنی تشنج کی دوا ہے۔ کالی کھانسی کی چوٹی کی دوا ہے۔ ہیپر سلف بھی تشنجی دواؤں میں چوٹی کی دوا ہے۔ کلکیریا سلف بھی اس میں مفید ہے۔ دونوں کا تعلق گلے کے اندر تشنجی کیفیات سے ہے۔ جسے پنجابی میں جا پھاڑنا کہتے ہیں۔

پیشاب رکنے کا علاج بعض دفعہ پیشاب میں نکالنے کی طاقت نہیں رہتی یہ چھوٹا سا فالج ہوتا ہے۔ اگر بالکل رک جائے تو کاسٹیکم اچھی دوا ہے۔ اگر کمزور ہو جائے لیکن پراسٹیٹ کی وجہ سے نہیں، تو ہیپر سلف اچھی دوا ہے۔ وہ نالیاں جن میں پیشاب حرکت کرتا ہے ان کے وقتی فالج کی دوا ہے۔

فلو کا حملہ بھی بعض دفعہ مثانہ پر ہو جاتا ہے۔ عموماً تو ایسی نزلاتی کیفیات چند دن میں ٹھیک ہو جاتی ہیں لیکن ہیپر سلف میں چونکہ چپکنے والا بلغم ہے اس لئے وہ بھی اسی علامات پیدا کرتا ہے۔

عورتوں کے لیکوریا میں بھی یہ موثر ہے۔ اگر یہ لمبا ہو۔ نزلے کا مزاج اثر دکھاتا ہو۔ بعض دفعہ اس میں سخت بدبو ہوتی ہے۔ بعض کے ناک سے بھی بو آتی ہے۔ مستقل بدبودار نزلہ میں ہیپر سلف مفید ہوتی ہے لیکن اگر لیکوریا میں بدبو ہو تو کالی فاس ۱۰۰۰ کی دوا غیر معمولی جلد اثر دکھاتی ہے۔

تعارف

صفدر نذیر صاحب گولیکی۔ مربی انچارج بینن BENIN

نجم الثاقب (فرانسیسی) ماریشس

گزشتہ دنوں اخبار الفضل میں پڑھا کہ دنیا کے کسی حصہ بھی کوئی احمدیہ جماعت اگر رسالہ۔ اخبار۔ بلیٹن شائع کرے تو ایک کاپی ضرور دفتر الفضل کو بھیجے۔ ہماری جماعت بینن نے تو فی الحال ابھی کوئی اخبار و رسالہ شائع نہیں کیا مگر ہمیں جماعت احمدیہ ماریشس سے باقاعدگی سے مختلف کتب۔ اخبار۔ رسالے۔ کیسٹس (خطبہ جمعہ) فرانسیسی زبان میں موصول ہوتے رہتے ہیں اخبار الفضل کی وساطت سے میں جماعت احمدیہ ماریشس کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں جو وہ ہماری مدد کر رہے ہیں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو بہت بہت برکات سے نوازے اور دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور دین کا کام کرنے والے احباب و مستورات کو صحت، سلامتی والی لمبی عمریں عطا فرمائے اور ان کے علم و عمل میں بے انتہا وسعت عطا فرمائے۔ آمین۔

میں نے سوچا کہ میں ماریشس سے چھپنے والے نئے اخبار "نجم الثاقب" کا تعارف پیش کر دوں۔ گزشتہ دنوں جو پرچہ ہمیں موصول ہوا۔ وہ جلد نمبر ا اور پرچہ نمبر ۵ ہے۔ اور یہ سپیشل نمبر ہے جو پردہ سے متعلق ہے۔ اس کو ترتیب و تزئین دینے میں ۸ ممبرات لجنہ نے نہایت محنت سے مدد کی۔ تو گویا یہ لجنہ اماء اللہ ماریشس کی طرف سے نہایت ہی پیارا تحفہ ہے۔ اس کے ایڈیٹوریل میں ایڈیٹر صاحبہ لکھتی ہیں (دین حق) ہی ہے جس نے عورت کو سب سے پہلے عزت و احترام دیا جبکہ گزشتہ زمانوں میں عورت ہمیشہ سے ہی ہر سوسائٹی میں ایک نمائشی چہرہ کے طور پر پیش کی جاتی رہی ہے۔ نجم الثاقب کا یہ سپیشل نمبر ہر پڑھنے والے اور والی کے لئے بے بہا معلومات لے کر حاضر ہے کہ کس طرح مرد کو اپنی نظروں کو استعمال کرنا چاہئے اور عورت کو کس قسم کا پردہ کرنا چاہئے۔ جو کہ روحانی اور دنیاوی لحاظ سے بہت ہی اہم امر ہے۔ ایڈیٹر صاحبہ نے اپنے ایڈیٹوریل میں بیوٹی پارلر کے بہت بڑے ماہر کے حوالے سے ان کا ایک قول درج کیا ہے جو کہتے ہیں: کہ

"میں نے دنیا کی ہزاروں عورتوں کا علاج کیا ہے جو کہ بیمار تھیں میں نے دیکھا کہ مراکش کی عورتوں کے چہرے کی جلد بہت ہی خوبصورت ہے۔ یہ نہایت یقینی بات ہے کیونکہ وہ اپنے چہرے کو ایک پردہ کے ذریعہ ڈھانپ کر رکھتی ہیں"۔

مزید لکھتی ہیں کہ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ صحیح دینی طریقہ کار کو اپنائیں جو کہ دینی پردہ کے سلسلہ میں بیان فرمائے گئے ہیں"۔

خاکسار نے پہلے ارادہ کیا کہ سارے اخبار کا

باقی صفحہ ۷ پر

ثاقب زیروی ——— بشکریہ ہفت روزہ لاہور

ایک دلگداز یاد

۱۷- اگست ۱۹۴۷ء کو جب "آل انڈیا ریڈیو" سے تقسیم پنجاب کے متعلق ایوارڈ نشر ہوا- تو ایک بار پھر اس حقیقت کی توثیق ہو گئی کہ انگریز خواہ شاہی خاندان ہی کا رکن کیوں نہ ہو مسلم دشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا کیونکہ یہ ایوارڈ اس ایوارڈ سے مختلف تھا جو مرکز سے پنجاب کے گورنر اور وزیر اعلیٰ خان افتخار حسین خان ممدوٹ کو ۱۰- اگست ۴۷ء کو موصول ہوا تھا اور اس میں "زیرہ اور فیروز پور" کی واضح مسلم اکثریت کی تحصیلیں بھی بھارت کی جھولی میں ڈال دی گئی تھیں اور جیسا کہ بعد میں حقائق و شواہد سے تصدیق ہو گئی-

"ایوارڈ میں آخر وقت پر یہ بددیانتی ریڈ کلف سے وائسرائے ماؤنٹ بیٹن نے کرائی تھی-"

اسے سنتے ہی تمام ذی شعور طبقے یہ سمجھ گئے کہ اب زیرہ اور فیروز پور کی تحصیلوں کے مسلمانوں سے "یوم آزادی" منانے کا انتقام لیا جائے گا- اور ایسا ہی ہوا- سردار ولبھ بھائی پٹیل (بھارتی وزیر داخلہ) کے ایما پر اگلے ہی دن سے موگا- زیرہ اور فیروز پور کے اکالیوں- پولیس اور مہاراجہ پٹیالہ کی فوج نے (جسے سکھ صوبے کا سربراہ بنانے کا جھانسہ دیا گیا تھا) زیرہ کے مضافات میں نہتے اور امن پسند مسلمان شہریوں کا قتل عام شروع کر دیا- جس کی قیادت موگا کے ایس ڈی ایم جسونت سنگھ اہل کے سپرد تھی- دیہات جلائے اور مکانات ڈھائے جانے لگے- بے بس اور نہتے مسلمان نیزوں اور گنڈاسوں کی باڑ پر رکھ لئے گئے اور مسلمان بیٹیوں اور بہوؤں کا اغواء روز کا معمول بن گیا- اور روزانہ اس امر کی خبریں پہنچنے لگیں کہ آج اتنے دیہات صاف کر دیئے گئے- اور آج اتنی عورتیں اغواء کر کے ان کے رشتہ داروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا- جب نواحی دیہات کا ایک حد تک صفایا ہو گیا اور ظلم و ستم کی خبروں سے قصبہ زیرہ میں (جہاں آس پاس کے مسلم دیہات کے لوگ بھی پہنچ گئے تھے) خوف و ہراس دلوں پر چھا گیا-

تو ۲۸- اگست کا دن زیرہ کے مسلمانوں سے نمٹنے کے لئے طے ہوا-

بلوچ پلاٹون کمانڈر کے نام میرے ایک سکھ دوست سردار گوردت سنگھ (پروپرائیٹر مالوہ بس) دو دفعہ کوشش کر چکے تھے کہ مجھے اور میرے خاندان کو کسی طور اس مقتل سے نکال کر بحفاظت سرحد پار کرا دیں گے- دونوں دفعہ کی ناکامی کے بعد ۲۶- اگست کو انہوں نے مجھے بتایا کہ موگا میں مسلمانوں کا جو کیمپ قائم ہوا ہے اس میں ڈیڑھ درجن سے زیادہ "باؤنڈری فورس" کے مسلمان جوان ہیں جن کا تعلق "بلوچ رجمنٹ" سے ہے اس پر میں نے انہیں اپنی ٹانگ کے زخم کا کھرنڈ چھیل کر اس سے رسنے والے خونابے سے بلوچ پلاٹون کمانڈر کے نام ایک رقعہ لکھ دیا جس میں صرف یہ مرقوم تھا کہ

"زیرہ میں "اٹھارہ ہزار مسلمان" اپنے بھائیوں کے انتظار میں ہیں" یہ رقعہ (جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا) سردار گوردت سنگھ نے بلوچ پلاٹون کمانڈر تک ۲۷- اگست ۴۷ء کو (جوں توں) پہنچا دیا- چونکہ ۲۸- اگست قتل عام کے لئے مقرر تھی- اور یہ حملہ اکثر ظہر و عصر کے درمیان کیا جاتا تھا ہم (حضرت ابا جان- حضرت امی جان- میری بیوی- بھائی اور میرا ڈیڑھ سالہ بچہ اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر کے گھر بھر کو تالے وغیرہ لگا کر اس برآمدے میں آ بیٹھے جہاں حضرت امی جان بچوں بچیوں کو قرآن مجید پڑھایا کرتی تھیں اور جسے ہم "بیت الدعا" کے طور پر بھی استعمال کرتے تھے برآمدے میں صرف ایک لمبی چٹائی بچھی تھی اور ہم اس کے کونے میں اور ستونوں کے ساتھ لگے بیٹھے تھے- کہ مجھ پر کچھ غنودگی سی طاری ہو گئی اور میں نے اسی غنودگی میں سنا کہ کوئی بلند آواز سے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ رہا ہے- (اور تیری ہر پیچھے آنے والی گھڑی پہلی سے بہتر ہوتی ہے) جب پڑھنے والے نے اس آیت کریمہ کو دوسری دفعہ دوہرایا تو میری تڑپ کر آنکھ کھل گئی اور میں نے حضرت ابا جان سے اس کا مطلب پوچھا- انہوں نے فرمایا کہ اس کے ظاہری معنے تو یہ ہیں کہ

تمہاری اخروی زندگی اس زندگی سے بہتر ہو گی- مگر آج اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر ہم آج یہاں دشمن کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر گئے تو اللہ عزوجل کے ہاں (اللہ کی راہ میں قربان کئے جانے والے) متصور ہوں گے- لیکن اگر اس نے اپنے فضل سے ہمیں "بچا لیا" اور ہم جوں توں سرحد پار کر گئے تو ہماری اگلی زندگی موجودہ زندگی سے بہتر ہو گی-

حملے کا آغاز میں ابھی ان معانی کی گہرائی و گیرائی کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ محلہ کمبوواں کی طرف سے بندوقیں چلنے- سیٹیاں بجنے اور بھاگتے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں آنے لگیں جو اس بات کی علامت تھیں کہ حملہ شروع ہو گیا ہے اور نہتے مسلمان تہ تیغ بے دریغ کئے جا رہے ہیں- یہ آوازیں رفتہ رفتہ بلند ہو رہی تھیں جیسے حملہ آور قریب آ رہے ہوں کہ یکدم خاموشی چھا گئی- حضرت ابا جان نے فرمایا معلوم ہوتا ہے محلہ کمبوواں سے سکھ حملہ آور تیلیوں کے محلہ کی طرف چلے گئے ہیں کہ اتنے میں ہمارے مکان کے بیرونی دروازے پر کسی نے "ٹھڈا" مار کر میرا نام پکارا- میں دروازہ کی طرف لپکنے کے لئے اٹھا- مگر حضرت ابا جان نے مجھے منع کر دیا اور خود دروازے کی طرف بڑھ گئے- اور دریافت کیا- کون؟ جواب ملا- "بلوچ رجمنٹ کا جوان فضل" ا کیا یہ ثاقب کا گھر ہے؟ اتنے میں میں نے بڑھ کر تالا کھول دیا- جوان نے مجھے میرا رقعہ دکھا کر پوچھا- "کیا یہ آپ کا خط ہے؟" - میں نے کہا "ہاں" تو اس نے بڑی حوصلہ مندانہ آواز میں کہا

"تو شہر میں منادی کر دو ہم آ گئے ہیں اور آپ سب کو لے کر علی الصبح فیروز پور کی طرف روانہ ہوں گے-"

بلوچ رجمنٹ کے ان سات جوانوں کو دیکھتے ہی (جن کے پاس ایک ٹرک اور صرف ایک جیپ تھی) پٹیالہ کے فوجی' بھارتی پولیس- اور خونخوار اکالی غائب ہو گئے- زیرہ پولیس سٹیشن کا بڑا گیٹ بھی بند ہو گیا- رات بھر سارے شہر میں چلنے کی منادی ہوتی رہی اور تین جوان جیپ پر زیرہ کی نواحی بستیوں سے ملحق سکھ دیہات میں گھومتے اور مسلمان بیٹیوں کو برآمد کرتے رہے- صبح تک وہ ۲۱ بے بس بیٹیاں برآمد کر چکے تھے-

دو دن اور ایک رات کا سفر ہمارا پیدل سفر پورے دو دن اور ایک رات کا تھا- اس میں بارش بھی ہوئی اور دھوپ بھی خوب خوب ہی چمکی- اتنا بڑا قافلہ- اور پھر مسلمان فوجیوں کی نگرانی اور مستزاد یہ کہ بارش جس نے دیہاتی سکھوں کو لوٹ مار سے زیادہ اپنے کھیتوں کے "وٹ بنّے" درست کرنے پر لگا دیا اور چونکہ چند گھنٹوں کی مسلسل بارش کے باعث سروں پر اٹھائے ہوئے "گٹھڑ" ناقابل برداشت ہو گئے تھے- اس لئے چلنے والے خود ہی ان میں کا سامان رفتہ رفتہ سڑک پر پھینکتے رہے اور یوں قافلہ کا لوٹ کی غرض سے تعاقب کرنے والوں کا گھر بھی پورا ہوتا رہا- اس سفر کی آخری منزل "ستلج ہیڈ تھا" جب ہم نے اسے عبور کیا اور گنڈا سنگھ والہ پہنچے تو رات کی تاریکی چھا چکی تھی- لیکن اب ہم- پاکستان میں تھے گویا ہر طرح امان میں تھے- ہم نے سڑک سے ذرا پرے ایک جگہ پر کھیس بچھایا اور بے سدھ سو گئے!

ملک غلام محمد فلور ملز میں اور صبح سویرے ہی قصور کے لئے روانہ ہو گئے- اور اس جگہ پر آ کر بیٹھ گئے جہاں ایک بلند ٹیلے پر کسی "ہیجڑے پیر" کا مزار ہے اٹھارہ ہزار کا بھوکا- پیاسا قافلہ- قصور کے دکانداروں کا باسی تہ باسی مال سونے کے بھاؤ بکنے لگا- اور نتیجہ یہ نکلا کہ چند گھنٹوں ہی میں ۱۳/۱۲ اموات ہیضہ سے ہو گئیں ہمارے پاس صرف ایک سو دس روپے تھے- دس میری جیب میں اور ایک سو حضرت والدہ صاحبہ نے اپنی شلوار کے نیفے میں سی رکھے تھے- میں نے (حضرت ابا جان) سے کہا کہ "میں شہر جاتا ہوں اور کچھ کھانے کے لئے لاؤں گا- "مگر آپ میرے بعد ان دکانداروں سے خرید کر کچھ نہ کھائیں" - میں کوئی فرلانگ دور ہی گیا ہوں گا کہ مجھے خیال آیا- نہ تمہارے پاس کوئی برتن ہے نہ کوئی دسترخوان- کیا لاؤ گے؟ کس طرح لاؤ گے؟ جھولی میں سالن ڈالنے سے رہے؟- یہ خیال آتے ہی میرے ذہن نے مشورہ دیا کہ سب سے پہلے ملک غلام محمد فلور ملز" پر چلنا چاہئے وہ مجھے پہچان لیں گے تو برتن وغیرہ بھی وہاں سے مل جائیں گے- اللہ انہیں غریق رحمت کرے ملک غلام محمد ان دنوں حیات تھے- وہ عام طور پر ملز کا بڑا دروازہ بند کر کے اندر کی طرف چند قدم کے فاصلے پر موڑھوں پر بیٹھا کرتے تھے اور ان کے ساتھ ان کے حوالی موالی- صرف ایک کھڑکی کھلی رہتی تھی میں نے کھڑکی کے ذریعہ داخل ہو کر بڑے ملک صاحب کو "سلام" کہا تو انہوں نے میری طرف بڑی حیرت سے دیکھا- منڈا ہوا سر پھٹے ہوئے گندے چیکٹ کپڑے ننگے پاؤں- انہیں پہچاننے میں چند لمحے لگے- پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولے "بیٹے تم ثاقب ہو؟ حضرت مولوی صاحب کے بیٹے؟ عرض کیا- جی ہاں! میں ثاقب ہی ہوں "اس طرح؟ اس حال میں؟ عرض کیا- "جی ہاں اسی طرح"-

حضرت مولوی صاحب کہاں ہیں اور بی بی صاحبہ- کون کون بچا ہے؟" عرض کیا- "حضرت ابا جان- حضرت امی جان- میری بیوی- بھائی اور میرا ڈیڑھ سالہ بچہ-" بس یہی بچے ہیں- مگر وہ سب کہاں ہیں؟

وہ شہر سے باہر فلاں بلند ٹیلے پر جو مزار ہے اس ٹیلے کے سائے میں بیٹھے ہیں اور میں ان کے ناشتے وغیرہ کے لئے آپ سے برتن لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں!

محترم ملک صاحب نے فوراً روندھی ہوئی آواز میں اپنے صاحبزادے ملک "عبدالرحیم" کو آواز دی کہ فوراً پیر اکبر علی صاحب کی فیملی کے ساتھ والا "فلیٹ خالی کراؤ" وہاں قالین بچھا دو- اور خود موٹر نکال

باقی صفحہ ۶ پر

بین الممالکی حالات - واقعات شخصیات

روس چیچنیا تنازعہ پر دنیا کی پریشانی

عالمی برادری میں روس اور علیحدگی اختیار کرنے والی جنوبی کاکیشیائی ریاست چیچنیا کے تنازعہ پر پریشانی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ خطرہ ہے کہ یہ تنازعہ صرف یہاں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ دیگر کاکیشیائی ریاستیں بھی اس کی لپیٹ میں آجائیں گی۔ اور اس علاقے میں ایسا فساد برپا ہو گا جیسا اس وقت بلقان کی ریاست بوسنیا میں ہو رہا ہے۔

سعودی عرب نے اس کاکیشیائی ریاست پر روسی حملہ کے بارے میں اسلامی دنیا کو متوجہ کر دیا ہے۔ کہ چیچنیا کے مسلمانوں کو روسی جارحیت سے بچایا جائے۔ نیز اس نے عالمی برادری کو بھی اس ضمن میں مداخلت کرنے کی درخواست کی ہے۔

مغربی ممالک یہ خدشہ محسوس کر رہے ہیں کہ روس کی جارحیت سے یہ علاقہ سابق یوگوسلاویہ کی طرح بدامنی کا شکار ہو جائے گا۔

ابھی تک عالمی برادری کا نکتہ نظریہ تھا کہ چیچنیا کا تنازعہ روس کا اپنا معاملہ ہے۔ اب کئی ممالک نے چیچنیا کو ایک آزاد مملکت تسلیم کر لیا ہے۔ ١٩٩١ء میں چیچنیا کے صدر ڈاوُڈائف نے روس سے علیحدگی اختیار کرنے اور آزاد ملک بننے کا اعلان کیا تھا۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے سردست یہی موقف اختیار کیا ہے کہ یہ روس کا اپنا معاملہ ہے انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ اس علاقے میں کم از کم خونریزی سے امن بحال کر لیا جائے گا۔

روس کے وزیر خارجہ مسٹر آندرے کوزیریف نے بھی یہی نکتہ اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کسی ہمسایہ آزاد ملک میں مداخت نہیں ہے اور نہ ہی خانہ جنگی کی کوئی صورت ہے، جیسی افغانستان میں تھی۔ بلکہ یہ معاملہ صرف روس کی سرحدوں کے اندر امن و امان کے قیام سے تعلق رکھتا ہے۔

لیکن روس اور چیچنیا کی افواج میں تصادم کی صورت حال جوں جوں بڑھتی جارہی ہے عالمی برادری کی پریشانی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور خطرہ ہے کہ یہ معاملہ ختم ہونے کی بجائے اور زیادہ پھیل جائے گا۔ برطانوی دفتر خارجہ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ خونریزی سے بچا جا سکتا ہے۔ انہوں نے تمام فریقوں سے اپیل کی ہے کہ وہ طاقت کا مظاہرہ نہ کریں اور انسانی حقوق کا احترام کریں۔ فرانس کی وزارت خارجہ نے مذاکرات اور بات چیت کا مشورہ دیا ہے۔

اس سے پہلے آذربائی جان، جس کے روس سے اچھے تعلقات نہیں ہیں۔ اس نے تردید کی ہے کہ اس کی افواج چیچنیا کی حمایت میں جنگ کر رہی ہیں۔

اسلامی سربراہی کانفرنس کے کاسابلانکا کے اجلاس میں چیچنیا کی صورت حال پر غور کیا اور کہا کہ روس سے رابط قائم کیا جائے تاکہ ثالثی کی کوئی صورت نکالی جا سکے۔ اسلامی سربراہی کانفرنس کے ایک ذریعے نے، جس نے اپنا نام نہ ظاہر کرنے کی درخواست کی ہے کہا ہے کہ مسلم ممالک کو اس صورت حال پر تشویش ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیچنیا روس کا حصہ ہے لیکن جب مسلمان آبادی کسی تکلیف میں ہو تو ہمیں اس پر بہرحال غور کرنا پڑتا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے جس سے صورت حال معمول پر آجائے۔

ترکی نے جو کہ کاکیشیا کے علاقے پر اثر انداز ہونے کے لئے روس کے ساتھ سفارتی روابط قائم کئے ہوئے ہے کہا ہے کہ یہ ایک خطرناک صورت حال ہے۔ اس علاقے کے اس کے ساتھ (ترکی کے ساتھ) اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ تاریخی اور ثقافتی روابط ہیں۔ کاکیشیا کے علاقے کے علاوہ وسطی ایشیا کی ریاستوں میں سے قازقستان نے متنبہ کیا ہے اس تنازعے میں یہ خطرہ موجود ہے سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد قائم ہونے والی تمام ریاستیں عدم استحکام کا شکار ہو جائیں۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ سٹالن کے دور میں جلا وطن کئے جانے والے ٤ لاکھ چیچن افراد ابھی تک قازقستان میں رہائش پذیر ہیں۔

اس کے علاوہ بالٹک ریاستوں ایسٹونیا اور لٹویا نے جو عرصہ پچاس سال تک روس کے جبراً قبضہ میں رہی ہیں انہوں نے واضح طور پر چیچنیا سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ یاد رہے کہ سوویت یونین سے علیحدگی اختیار کرنے میں پہل انہی ریاستوں نے کی تھی۔

ماسکو میں مقیم سفارت کاروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ چیچن کی صورت حال کا واحد عالمی حل وہی ہے جسے نام نہاد "ماسکو میکنزم" کہا جاتا ہے۔ یہ وہ طریق کار ہے جس پر یورپ کی سلامتی اور تعاون کی کانفرنس نے اتفاق کیا تھا کہ ایک ممبر ملک کو یہ حق ہے کہ وہ کسی دوسری رکن ریاست میں انسانی حقوق کی تلفی کی صورت حال کا معاملہ اٹھا کر دوسروں کو متوجہ کرے۔

☆ O ☆

شراب نوشی میں جرمنی اول

جرمنی کے شراب نوشوں نے عالمی سطح پر اپنی اول پوزیشن برقرار رکھی ہے۔ یہ ملک دنیا بھر میں سب سے زیادہ شراب استعمال کرنے والا ملک ہے۔ برلن میں قائم ایک ادارے نے جو شراب نوشی اور منشیات کے خلاف اقدامات کرتا ہے بتایا ہے کہ جرمنوں نے اوسطاً ٥ء١١ لٹر شراب ١٩٩٣ء میں پی۔ کسی بھی دیگر قوم کی نسبت سے یہ مقدار سب سے زیادہ ہے۔

☆ O ☆

اسرائیل / حماص

اسرائیل نے پہلی بار حماص کے وجود کو تسلیم کرنے کا بالواسطہ مظاہرہ کیا ہے۔ خود مختار فلسطینی علاقوں میں عام انتخابات کا انعقاد کئی ماہ سے زیر بحث ہے اور اس میں مختلف وجوہ سے تاخیر ہوتی چلی جارہی ہے۔ فلسطینی انتظامیہ جو پی ایل او پر مشتمل ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ جلد انتخابات کرا لئے جائیں تاکہ اسے عوامی مینڈیٹ حاصل ہو سکے۔ لیکن اسرائیل کا موقف ہے کہ انتخابات کے انعقاد سے پہلے بعض اور اہم مسائل حل کرنے ہیں۔

چنانچہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جو مذاکرات ہو رہے ہیں ان میں پہلی بار اسرائیل فلسطینی انتخابات میں حماص کی مشروط شرکت پر آمادہ ہو گیا ہے۔ اسرائیلی حکومت نے کہا ہے کہ اگر یہ انتہاپسند تنظیم تشدد ترک کر دے تو اس کے انتخابات میں حصہ لینے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ اس بات کی خاص اہمیت یہ ہے کہ فلسطینیوں کے امن معاہدے کے مخالفوں کے بارے میں اسرائیل کا یہ پہلا باضابطہ رد عمل ہے۔

انتہاپسند تنظیم حماص عرصہ سات سال سے فلسطینی علاقوں میں انتفادہ کی تحریک چلا رہی ہے جس نے اسرائیلیوں کو زچ کر کے رکھ دیا ہے۔ حال ہی میں حماص کی فلسطینی اتھارٹی کی پولیس سے خونریز جھڑپیں ہوئی تھیں اور حماص نے خود مختاری کے معاہدے کو رد کر کے اسرائیل کے خلاف مسلح جدوجہد جاری رکھنے کا اعلان کیا تھا۔

☆ O ☆

اٹلی کے وزیراعظم سے مجسٹریٹوں کی بازپرس

پاکستان کے آئین کے مطابق صدر وزیراعظم، گورنر، وزرائے اعلیٰ اور وفاقی وزراء کو یہ تحفظ حاصل ہے کہ ملک کی کوئی عدالت ان کو نہیں طلب کر سکتی۔ گویا کہ ان کے خلاف کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے برعکس اٹلی کے وزیراعظم کو مجسٹریٹوں نے طلب کر لیا اور سات گھنٹے تک ان سے بازپرس کرتے رہے۔ اٹلی کے وزیراعظم پر الزام ہے کہ انہوں نے اپنی تجارتی کمپنی کے حق میں تجزیہ کروانے کے لئے رشوت دی تھی۔ اٹلی کے وزیراعظم کا یہ موقف ہے کہ انہوں نے کوئی بدعنوانی نہیں کی۔

قطع نظر اس بات کے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا پاکستان جیسے ممالک کے لئے یہ بات انتہائی حیران کن ہے کہ ایک سربراہ مملکت کو مجسٹریٹوں نے عدالت میں طلب کر لیا۔ اور وہ عدالت میں چلے بھی گئے اور سات گھنٹے تک ان سے جواب طلبی کی جاتی رہی۔ ہمارے ملکوں میں ایسی صورت حال کا شاید تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

☆ OOO ☆

بقیہ صفحہ ٥

کر اس مزار پر جاؤ۔ اور وہاں سے میرے بزرگ حضرت مولوی صاحب اور باقی سب کو لے آؤ۔!

اور میرا منہ ہاتھ دھلا کر میرے لئے چائے منگوائی۔ ملک عبدالرحیم چونکہ حضرت ابا جان کو جانتے اور پہچانتے تھے۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ ان سب کو لے آئیں گے۔ میں کچھ دیر بعد بزرگوار ملک صاحب سے اجازت لے کر سٹیشن کی طرف روانہ ہوا اور پلیٹ فارم پر کھڑی ایک گاڑی میں آکر بیٹھ گیا جس کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ یہ لاہور جائے گی (اور جو پسنجر ٹرین کم اور مال گاڑی زیادہ تھی) اس میں سوار ہوتے ہی میرا ذہن اس "آیت کریمہ" کی طرف لوٹ گیا۔

بیت الدعا کا کھرا فرش ہوش و حواس پر موت کا ہراس طاری پھر دو دن اور ایک رات کا طویل پیدل سفر، ماضی ختم۔ حال ویران اور مستقبل نامعلوم۔ مگر پاکستان پہنچتے ہی بے خانمانوں کے لئے کار کی سواری۔ ملز کا شاندار فلیٹ اور اس میں قالینوں کا فرش۔

میرے قلب و ذہن نے بار بار جو ان کوائف کو دہرایا تو میرا رواں رواں بے ساختہ یہ کہتے ہوئے آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو گیا۔

اے میرے سچے وعدوں والے رب میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ عمر بھر تجھ سے بے وفائی نہ کروں گا۔"

(ہفت روزہ لاہور ١٢۔ نومبر ١٩٩٤ء)

بقیہ صفحہ ۴

ترجمہ پیش کرے لیکن طوالت کے خوف سے صرف عناوین اور چیدہ چیدہ باتیں لکھ دیتا ہوں۔

پہلے صفحہ پر پردہ کے بارے میں دینی تعلیمات درج کی گئی ہیں صفحہ نمبر۲ پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصویر کے ساتھ آپ کے نہایت پراثر اقوال دیئے گئے ہیں جن کے مندرجہ ذیل عناوین باندھے گئے ہیں۔ افراط و تفریط کی اجازت نہیں پردہ تمہیں گناہ کرنے سے بچاتا ہے۔ پردہ کرنا دین کے احکامات میں سے ہے۔ پردہ کو چھوڑنا گویا روحانیت کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ صفحہ نمبر۳ پر یہ دو احادیث نہایت ہی اہم عنوانات کے ساتھ دی گئی ہیں پہلا عنوان ہے پردہ کرنا لازمی ہے۔ خواہ حاضر محض نابینا ہی کیوں نہ ہو۔ دوسرا حضرت عائشہ صدیقہ "کا تاریخی واقعہ اسی صفحے کے ایک کونے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ایک خطبہ جمعہ جو آپ نے ۶۔ جون ۱۹۵۸ء کو مری میں ارشاد فرمایا کے حوالے سے ایک حدیث درج کی گئی ہے جو ابن ماجہ میں درج ہے۔ وہ کچھ یوں ہے۔"

"پردہ کے حکم نازل ہونے کے بعد ایک نوجوان نے ایک لڑکی سے شادی کرنے کا ارادہ کیا لڑکی کے والد نے کہا کہ وہ لڑکے کو خوب جانتا ہے جو کہ خوبصورت۔ اچھے اخلاق والا اور امیر آدمی ہے۔ اسے اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں۔ لڑکے نے کہا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ میں آپ کی لڑکی کو دیکھ لوں نکاح سے پہلے۔ لڑکی کے والد نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ وہ لڑکا حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس اپنا معاملہ لے کر گیا اور بتایا کہ وہ فلاں لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے اس کا والد راضی ہے مگر جب میں نے لڑکی دیکھنے کی خواہش کی تو لڑکی کے والد نے لڑکی دکھانے سے انکار دیا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پردہ تو غیروں سے کیا جاتا ہے۔ اگر دو خاندان ایک معاملہ پر راضی ہو چکے ہیں کہ وہ مستقبل میں شادی کریں گے تو پھر لڑکی دیکھنے کی ایک بار اجازت دینی چاہئے تھی تاکہ دل مطمئن ہو جاتا۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرا پیغام لڑکی والوں کو جا کر پہنچا دو کہ وہ تمہیں لڑکی کو دیکھنے کی اجازت دے دے وہ لڑکا لڑکی کے والد کے پاس گیا۔ اور حضرت نبی کریم ﷺ کا پیغام پہنچایا۔ مگر لڑکی کا والد مطمئن نہ ہوا اور نہ چاہا کہ اس کے سامنے وہ بات ہو جس کو وہ ذاتی طور پر پسند نہیں کرتا۔ لڑکی جو دوسرے کمرے میں لڑکے اور والد کی بات سن رہی تھی اس نے اپنے آپ کو لڑکے کے سامنے ظاہر کیا (یعنی سامنے آگئی) یہ کہتے ہوئے کہ وہ اپنے باپ کی ہرگز بات نہیں مانے گی جس میں حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی نافرمانی ہوتی ہو۔ اور اب لڑکے کو چاہئے کہ وہ اسے دیکھ لے۔ نوجوان لڑکے نے جو کہ ایمان کے نور سے منور تھا ایک دم اپنی نظریں جھکا لیں اور کہا "تم ایک ایماندار لڑکی ہو میں تمہیں اب بغیر دیکھے ہی اپنے نکاح میں لوں گا اس لئے کہ تم نے نہایت اعلیٰ کارکردگی کا نمونہ دکھایا ہے۔"

صفحہ نمبر۴۔ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے اقوال درج ہیں جو آپ کی تصویر کے ساتھ دیئے گئے ہیں عناوین یہ ہیں چہرہ کا ڈھانپنا بھی پردہ کا ہی حصہ ہے۔ ضرورت اور مجبوری کے تحت جسم کے بعض حصوں کا بے پردہ ہونا۔

صفحہ ۵ پر پہلا عنوان ہے۔ ایک عورت جو دینی پردہ کا مکمل لحاظ رکھتی ہے وہ آدمیوں کے ساتھ مل کر ہر قسم کے کاموں میں حصہ لے سکتی ہے۔ اسی طرح صفحہ پانچ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا خطبہ جو آپ نے ۶۔ جون ۱۹۵۸ء کو مری میں ارشاد فرمایا جو بعد ازاں مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ نے کتابی شکل میں شائع کیا کا ایک حصہ دیا گیا ہے جو صفحہ ۶ اور صفحہ ۷ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی تصویر کے ساتھ آپ کا ایک خطاب جو آپ نے ۱۹۷۲ء کو لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں فرمایا اور اکتوبر ۱۹۷۶ء کے الفضل میں شائع ہوا دیا گیا ہے۔

صفحہ نمبر۷ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک خط جو آپ نے ۲۔ جون ۱۹۸۳ء کو صدر لجنہ اماء اللہ (پاکستان) کے نام تحریر فرمایا کا ترجمہ دیا گیا ہے عناوین یہ باندھے ہیں۔

برقعہ پہننا اچھے اخلاق کی نشانی ہے۔

برقعہ کسی کام کے کرنے میں حارج نہیں ہوتا ہے

جو دینی حدود کی پابندی کرتی ہیں ان پر کوئی اعتراض نہیں۔

صفحہ نمبر۸ پر بقیہ حصہ کا خط شائع ہے اور حضرت صاحب کی تصویر بھی دی گئی ہے تو گویا یہ اخبار نہایت ہی اہم ہے خاص طور پر ہمارے

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد صادق بھٹی صاحب لائن مین واپڈا ربوہ مورخہ ۹۴-۱۱-۲۰ کو بجلی کا کام کرتے ہوئے کھمبے سے نیچے گر گئے تھے جس کی وجہ سے بہت چوٹیں آئی تھیں اور ابھی بھی فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد نواز صاحب گورائیہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ جو کہ قادیان میں درویش رہ چکے ہیں گرنے کی وجہ سے ان کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے عنقریب لاہور میو ہسپتال میں اپریشن ہو رہا ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم چوہدری پیر محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نور نگر بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور کافی کمزور ہو چکے ہیں ان کی صحت و کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ بخت بھری صاحبہ والدہ مکرم ملک عاشق محمد صاحب پٹواری عمر ۸۰ سال مجوکہ ضلع خوشاب میں وفات پاگئیں۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ مجوکہ خدمت دین کی توفیق نصیب ہوتی رہی۔ آپ ایک مخلص داعیہ الی اللہ تھیں ان کو اپنے آبائی قبرستان مجوکہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم محمد حنیف قمر صاحب ملتان کی اہلیہ محترمہ رشیدہ خالدہ صاحبہ مورخہ ۹۴-۱۲-۱۶ کو انتقال کر گئیں ان کی میت کراچی سے مورخہ ۹۴-۱۲-۱۸ ربوہ لائی گئی اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا احباب کرام سے ان کی مغفرت اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم میاں محمد اسماعیل صاحب جو مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور کے والد تھے۔ مورخہ ۹۴-۱۱-۱۹ کو بعمر ۱۰۶ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مکرم مولوی ریاض احمد صاحب ابڑو مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور دعا کروائی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم چوہدری اختر علی صاحب آبدار (نہری پٹواری) اپنے بیٹے مکرم انور علی صاحب راہی کے پاس باندھی میں مورخہ ۹۴-۱۱-۳ کو وفات پاگئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۲ سال تھی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

ان ممالک کے لئے جو فرانسیسی بولتے ہیں۔ اور کثرت کے ساتھ احمدیت کے جھنڈے تلے آرہے ہیں۔

مضمون نگار حضرات سے گذارش

○ گذارش ہے کہ آپ نے گذشتہ چھ ماہ میں جو مضامین الفضل میں اشاعت کے لئے ارسال کئے ہیں ان کے عناوین سے الفضل کے مدیر کو آگاہ کریں۔ (ادارہ)

بقیہ صفحہ ۱

نے مظہر بننا ہے۔ جب یہ ہو جائے گا' جب تمہیں اپنا پتہ لگ جائے گا کہ تم کچھ بھی نہیں' جب تم کو اس کا علم اور اس کی معرفت حاصل ہو جائے گی کہ وہی سب کچھ ہے وہی سب طاقتوں والا ہے جب تم یہ پہچان لوگے کہ اسے تمہاری ضرورت اور احتیاج نہیں' جب تم اس کی یہ معرفت حاصل کر لو گے کہ تمہیں ہر چیز میں اس کی احتیاج ہے تو پھر وہ تمہیں مل جائے گا' پھر وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اور اپنی قدرت کے نشان تمہارے لئے ظاہر کرے گا۔ لیکن اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ خدا کرے کہ ہمیں ہر آن یہ احساس رہے اور ہمارا یہ احساس ہر وقت زندہ رہے کہ ہر وقت ہر چیز میں اور ہر کام کے لئے ہمیں اس کی احتیاج ہے۔ اور دعا یہ ہے کہ اس کے فضل کو حاصل کرنے کی جدوجہد ہماری زندگیوں میں جاری رہے تاکہ ہم ہمیشہ ہی اس کے فضل اور اس کی رحمت کے وارث بنتے رہیں۔

(از خطبہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے کو ہے اپنا وعدہ فوری ادا فرمائیں
ناظم مال وقف جدید

خبریں

ربوہ : 21 دسمبر-1994ء
سردی کا معمول کا سلسلہ جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم نے وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ کابینہ کے اجلاس میں وزیر اعظم کو معلوم ہوا کہ کواپریٹو سیکنڈل میں ملوث افراد کی ضمانتیں ہو رہی ہیں جس پر ان سے جواب مانگا گیا۔ مسٹر اقبال حیدر نے جواب دیا کہ انہوں نے کیسوں کی پوری تیاری نہیں کی۔ جس پر وزیر اعظم نے ان سے استعفیٰ مانگ لیا۔ مسٹر اقبال حیدر نے بعد ازاں بتایا کہ استعفے کا کسی عدالتی یا کواپریٹو سے تعلق نہیں ہے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مستعفی ہو رہا ہوں۔ کوئی دوسری ذمہ داری قبول نہیں کروں گا۔

○ وزیر اعظم نے وفاقی کابینہ میں توسیع کر دی ہے۔ مسٹر این ڈی خان کو وزیر قانون پیر عبدالقادر جیلانی کو وزیر بے محکمہ، مسٹر شاہ محمود قریشی کو وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور اور سینیٹر رضا ربانی کو وزیر مملکت برائے قانون مقرر کیا گیا ہے۔ چاروں وزراء نے گزشتہ روز حلف اٹھالیا۔

○ گزشتہ روز قومی اسمبلی کے اجلاس میں راولپنڈی سے رکن قومی اسمبلی شیخ رشید نے بھی شرکت کی۔ اس سے قبل جب ہائی کورٹ کے دو فاضل جج صاحبان نے از خود نوٹس لیتے ہوئے شیخ رشید کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا حکم دیا تو شیخ رشید نے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ وہ سپیکر کے حکم سے ہی ایوان میں جائیں گے۔ بعد ازاں سپیکر اور حکومت کے درمیان شیخ رشید کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے بارے میں محاذ آرائی جاری رہی۔

○ مسلم لیگ کے ترجمان نے مسٹر اقبال حیدر کے استعفیٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے نظیر کس کس کو برطرف کریں گی۔ اقبال حیدر کو اعتماد میں لے کر قربانی کا بکرا بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کی بجائے اخلاقی جرات کا مظاہرہ کر کے اپنی ناکامیوں کو قبول کریں اور مستعفی ہو کر اہل قیادت کے لئے راستہ چھوڑ دیں۔ ترجمان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم ہاؤس کرپشن کی دلدل میں گردن گردن دھنسا ہوا ہے۔ آصف زرداری نے ہر معاہدے پر کروڑوں روپے کا کمیشن وصول کیا۔

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ کراچی کا مسئلہ راتوں رات حل نہیں ہو سکتا حکومت تمام اقدامات کر رہی ہے۔ دہشت گردوں سے نبٹنے کے لئے سختی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کی واپسی کا فیصلہ دلیرانہ اقدام ہے۔

○ سندھ اسمبلی نے بلدیاتی انتخابات کی تاریخ کا اعلان کرنے کے بارے میں قرارداد مسترد کر دی۔ اسی طرح تعلیمی اداروں میں سیلف فنانسنگ سکیم روکنے کے بارے میں قرارداد بھی مسترد کر دی گئی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ کراچی میں گرفتار ہونے والے عناصر کی تفتیش کے دوران اہم رازوں سے پردہ اٹھایا جائے گا۔ گرفتار شدگان نے اپنے سرپرستوں کے نام بتا دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خفیہ ایجنسیوں کے متعلق بیانات نہ دیئے جائیں اس سے دہشت گردوں کی پشت پناہی ہوتی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے اگر یورپی ممالک نے بوسنیا سے اپنی فوج واپس بلائی تو پاکستان اس کی جگہ پر اپنی فوج بھیجنے کے لئے تیار ہے۔

○ کراچی میں حقیقی گروپ کے کارکن سمیت ۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس پر بھی حملے گئے گئے۔ حقیقی گروپ کے کارکن الطاف چڑیا کے قتل سے زمان ٹاؤن، کورنگی اور لانڈھی میں سخت اشتعال پھیل گیا۔ اور مختلف علاقوں میں فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ملیر میں تین ڈاکو پولیس کی فائرنگ سے مارے گئے۔ مختلف علاقوں میں چھ گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ رینجرز کے تازہ دم دستوں نے پوزیشن سنبھال لی۔

○ مالا کنڈ اور ہزارہ ڈویژن میں قاضی عدالتوں نے کام شروع کر دیا ہے عدلیہ سے ۴۸ قاضی مقرر کئے گئے ہیں معاون قاضی ان عدالتوں کی مدد کریں گے۔ انہیں مقامی علمائے دین میں سے منتخب کیا جائے گا۔

○ نیشنل بینک ملتان میں ڈاکے کے نتیجہ میں ۳۵ لاکھ روپے مالیت کا ۹ کلو سونا اور نقدی لوٹ لی۔ یہ واردات معروف چوک ڈیرہ اڈہ کے قریب صبح سوا نو بجے ہوئی۔ ڈاکو تقریباً ۲۵ منٹ بینک میں رہے۔ اور جاتے ہوئے ایک شخص کی موٹر سائیکل بھی لوٹ کر لے گئے۔

○ رکن قومی اسمبلی مسٹر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ کراچی کو ہانگ کانگ بنانے کے لئے امریکہ سے سودے بازی کی جا چکی ہے۔ غلام احمد بلور نے کہا کہ نواز شریف کو دوبارہ برسر اقتدار لائیں کراچی کا مسئلہ ایک ہفتے میں حل نہ ہوا تو مجھے مینار پاکستان پر گولی سے اڑا دیں۔

○ حیدر آباد میں پولیس نے میڈیکل کالجوں میں داخلہ کی پالیسی کے خلاف احتجاج کرنے والے بھوک ہڑتالی طلباء پر تشدد کیا اور ۱۲ کو گرفتار کر لیا۔ کیمپ تیرہ روز سے لگا ہوا تھا۔ پولیس نے سوئے ہوئے طلباء پر لاٹھیاں برسائیں اور گاڑیوں میں ڈال کر لے گئے۔

○ وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر نے کہا ہے کہ میں نے پارٹی نہیں چھوڑی۔ بے نظیر کی قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔ وزیر اعظم نے کوئی نئی ذمہ داری سونپنے کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔

○ اسیر سینیٹر چوہدری شجاعت حسین کو سینٹ کی ہاؤسنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے کمیٹی کے چیئرمین کے حکم پر لایا گیا۔ چوہدری شجاعت حسین نے وسیم سجاد اور راجہ ظفر الحق سے بھی ملاقات کی۔

○ مختلف شہروں میں فلور ملوں کی ہڑتال رہنے کی وجہ سے آٹے کی سپلائی بند رہی۔ فلور ملز ایسوسی ایشن نے کہا کہ حکومت فلور ملز والوں سے سوتیلی ماں جیسا سلوک کر رہی ہے۔ جس سے یہ صنعت زوال پذیر ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کے خلاف مقدمہ میں گواہوں کے بیانات تلف ہو گئے مدعی اور بیانات کا ریکارڈ کرنے والے مجسٹریٹوں کو عدالت نے طلب کر لیا۔ ان مجسٹریٹوں نے ۱۳ سال قبل بیانات لئے تھے۔

○ سٹاک مارکیٹ کریش کے نتیجے میں حکومتی مالیاتی اداروں کو بھی ۶ ماہ میں اربوں روپے کا نقصان ہوا۔ حکومتی حصص کی مالیت ۶۰ فیصد رہ گئی۔ حکومتی اداروں نے مارکیٹ کو سہارا دینے کے لئے مزید سرمایہ کاری سے انکار کر دیا چھوٹے سرمایہ کاروں کو شدید نقصان پہنچا۔

○ صدر مملکت سے نوابزادہ نصراللہ خان، بلخ شیر مزاری اور غلام مصطفیٰ جتوئی نے مشترکہ طور پر ملاقات کی۔ حکومت کی کارکردگی کے بعض پہلوؤں پر تحفظات اور تنقید کی گئی۔ صدر نے یقین دلایا کہ تمام معاملات اتفاق رائے سے طے کئے جائیں گے۔ بعد ازاں مسٹر بلخ شیر مزاری نے وزیر اعظم سے بھی ملاقات کی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کے لئے پیش رفت ہو رہی ہے۔ امریکی ٹی وی سے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ملک میں ہر شخص خود کو قیدی محسوس کرتا ہے۔

مرض اٹھرا کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ــــ بیس روپے ۲۰/- ـــ ۶۰ گرام ــــ ساٹھ روپے ۶۰/-
تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر: 434، 2، 52، 0

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ○ دیانت
مکانات - پلاٹ - دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379

اعلان داخلہ
یونیق سکالرز اکیڈمی (کمپیوٹرائزڈ) کے اردو میڈیم - انگلش میڈیم سیکشنز میں داخلہ جاری ہے۔
ہفتہ تا جمعرات صبح ۰۰-8 تا ۰۰-2 بجے
پراسپکٹس اور داخلہ فارم ادارہ کے آفس سے دستیاب ہیں۔
داخلہ صرف ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوگا
پرنسپل

نصرت جہاں اکیڈمی کی جملہ کتب و کاپیاں مجلد دستیاب ہیں
رؤف بکڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 212297